accountabilitylab PAKISTAN

CIVIC ACTION TEAMS

۳۲
بلیٹن
پاکستان کورونا وائرس سِوک ایکٹس مہم

تمہید

اوپن سوسائٹی فاؤنڈیشن (اوایس ایف) کے تعاون سے دو سال سے جاری سوک ایکٹس مہم کے ذریعے کورونا وائرس سے متعلق جعلی خبروں، غلط معلومات اور افواہوں کے خاتمے کی کوششیں کی گئیں۔اب اس سے آگ بڑھتے ہوئے، معلومات کے تبادلے کے صحت مندانہ ماحول کو فروغ دیا جائے گا جس میں ہم پاکستان میں جعلی خبروں اور غلط معلومات کے وسیع پیانے پر روکنے کی کوششوں میں معاونت کریں گے۔ اگر کرونا وائرس کی کوئی نئ لہر سامنے نہیں آتی تو ضروری نہیں کہ ہماری مہم کا بنیادی محور کوروناوائرس ہو۔ ہمارا منصوبہ ہے کہ ہم صحت کے حادثات سے جڑی جعلی خبروں مثلاً پولیو، جو آج بھی پاکستان میں ایک بڑے چیلنج کے طور پر موجود ہے اور لوگوں میں اس کی ویکسین نہ لگوانے کی ہچکچاہٹ کی بڑی وجہ جعلی خبروں کا پھیلنا ہے)، سیاست، سماجی واقتصادی پابندیوں اور دیگر متعلقہ مسائل سے نمٹنے پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں گے۔

اس بلیٹن میں جانئے

- کوروناوائرس سے متعلق اپڈیٹس۔
- پاکستان میں کووڈ-19 کے کیسز میں حالیہ دنوں میں بڑا اضافہ .
- جعلی خبروں، غلط اور جھوٹی معلومات کے معاشرے پر منفی اثرات.
- جعلی خبروں کو روکنے کے طریقے۔

کووِڈ-۱۹ ڈیش بورڈ (پاکستان)

کل رکوریز	کل اموات	کل ایکٹو کیس	تصدیق شدہ کیس
1,548,286	30,656	1,689	1,580,631

سیکشن-۱

کووڈ-۱۹اپڈیٹس

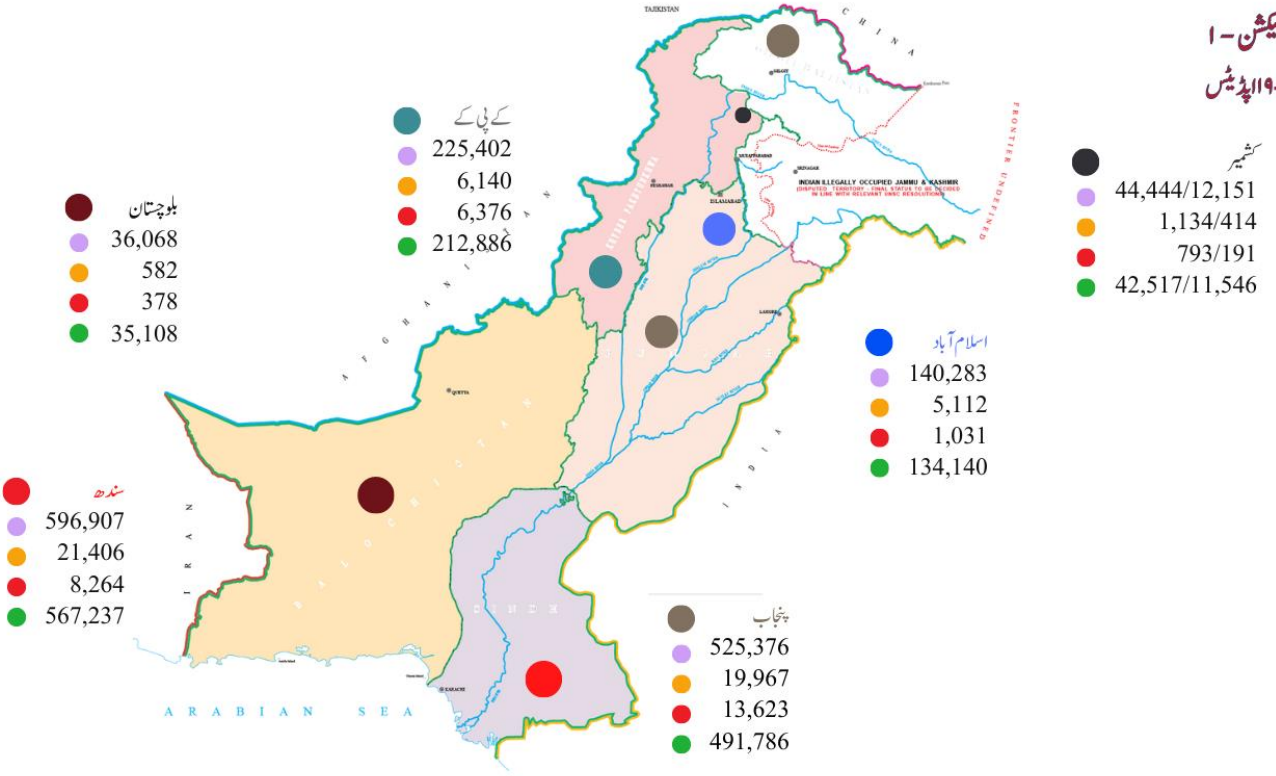

کل اموات | کل رکوریز | کل ایکٹو کیس | تصدیق شدہ کیس

Source :Government of Pakistan
Last updated on 27-Apr-2023 - 08:00 AM

سیکشن-۲

پاکستان میں کووڈ-19 کے کیسز میں حالیہ دنوں میں بڑااضافہ رپورٹ کیا گیا۔

ماہ اپریل کے پہلے چھ دنوں میں کووڈ-19کیسز میں ایسے ہی اضافہ سامنے آیا ہے جس طرح پچھلے سال مارچ میں رپورٹ کیا گیا تھا۔ جیسے جیسے کووڈ-19 کے ٹیسٹوں کی تعداد بڑھائی جا رہی ہے اسی طرح کووڈ-19 سے متاثرہ افراد کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ نیشنل کمانڈ اینڈ اپریشن سینٹر (این سی او سی) کے اعداد و شمار کے مطابق، پچھلے 24 گھنٹوں میں کووڈ-19 کے 58 نئے کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ بد قسمتی سے ایک مریض کی موت ہوئی اور 15 دیگر انتہائی نگہداہشت وارڈ میں داخل ہوئے ہیں۔ ملک بھر میں ایک ہی دن یعنی 6 اپریل 2023 کو 5،144 کووڈ-19 ٹیسٹوں کے نتیجے میں کووڈ کی مثبت شرح 1.13 فیصد رپورٹ کی گئی۔ اپریل کے پہلے پانچ دنوں میں پنجاب میں سب سے زیادہ 105 کیسز سامنے آئے ہیں جبکہ سندھ میں 90 کووڈ کے کیسز ریکارڈ کئے گئے۔ خیبر پختونخواہ میں 18، اسلام آباد میں 21 اور بلوچستان میں تقریبا" دو کووڈ-19 کیسز ریکارڈ کئے گئے۔

پانچ اپریل 2023 کو تقریبا" 3,562 افراد کے کووڈ ٹیسٹ کئے گئے جن میں 49 افراد کے ٹیسٹ مثبت آئے اور مجموعی طور پر کووڈ-19 کی شرح 1.38 فیصد رپورٹ کی گئی۔ جبکہ کووڈ-19 سے متاثرہ 24 مریض انتہائی نگہداشت وارڈ میں رکھے گئے۔ تین اپریل 2023 کو 2،946 کووڈ ٹیسٹ کئے گئے جن میں 47 افراد میں مثبت کووڈ ٹیسٹ ریکارڈ کئے گئے جبکہ ایک موت واقع ہوئی۔ کووڈ-19 کی مثبت شرح 1.60 فیصد ریکارڈ کی گئی اور 20 مریضوں کو انتہائی نگہداشت میں رکھا گیا۔

اسی طرح دو اپریل 2023 کو 3،836 افراد کے کووڈ ٹیسٹوں کے نتیجے میں 55 افراد کا کووڈ ٹیسٹ مثبت رپورٹ ہوا جبکہ کووڈ-19 کی مثبت شرح 1.43 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ تقریبا" 26 افراد کو انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل کیا گیا لیکن خوش قسمتی سے کسی کی موت واقع نہیں ہوئی۔

یکم اپریل 2023 کو 6،011 افراد کے کووڈ-19 ٹیسٹوں کے نتیجے میں 87 افراد کے کووڈ ٹیسٹ مثب رپورٹ ہوئے۔ جبکہ کووڈ-19 کی مثبت شرح 1.45 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ کل سامنے آئے والے مریضوں میں سے 25 افراد کو انتہائی نگہداشت وارڈ میں داخل کیا گیا لیکن خوش قسمتی سے کوئی موت رپورٹ نہیں ہوئی۔

سیکشن۔۳

جعلی خبروں،غلط اور جھوٹی معلومات کے معاشرے پر منفی اثرات.

جعلی خبروں، غلط اور جھوٹی معلومات نے پاکستانی معاشرے پر تباہ کن منفی اثرات مرتب کئے ہیں۔ آج کے ڈیجیٹل زمانے میں ہر کوئی صحافی بن کر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ہر قسم کی جعلی خبریں پھیلا رہا ہے۔ بد قسمتی سے متعلقہ اداروں نے اس پیچیدہ مسلے کو حل کرنے کے لئے کوئی سنجیدہ اقدامات نہیں اٹھائے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے ملک میں ذمہ دارانہ صحافت کا فقدان ہے۔ ہر کوئی اپنی مرضی سے زیادہ سے زیادہ ویوز اور مالی مقاصد کے حصول کے لئے مختلف شخصیات، سیاستدانوں یا اداروں کے بارے میں سوشل میڈیا پر وڈیوز، خبریں یا لوگوں سے متعلق ذاتی معلومات شئیر کر رہا ہے۔

جس کے نتیجے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو مختلف جنسوں، انفرادی لوگوں یا اقلیتی گروہوں کے خلاف نفرت پھیلانے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ اسی طرح مذہبی اقلیتی گروہوں کے خلاف جعلی خبروں اور نفرت انگیز تقاریر نے معاشرے میں مزید تقسیم پید کردی ہے.

بد قسمتی سے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر جعلی خبریں پھیلا کر توہین مذہب کے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ مشال خان قتل کیس ہمارے سامنے ایک بڑی مثال کے طور پر موجود ہے کہ کس طرح سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے توہین مذہب کے الزامات لگائے گئے۔ اس کیس میں مشال خان کو بدنام کرنے اور توہین مذہب کے الزام لگانے کے لئے جعلی سوشل میڈیا اکاؤنٹس بنائے گئے جن کی تصدیق ان کی موت کے بعد پولیس نے بھی کی۔

مشال خان ایک غیر معمولی طالبعلم تھا۔ تعلیم میں اپنے کلاس فیلوز سے کہیں آگے تھا اور وہ خود کو گریکو رومن فلسفیوں کو پڑھنے کیساتھ ساتھ فکری تقاریر اور مباحثوں میں اپنے آپ کو مصروف رکھتا تھا۔

تاہم اس کے کیمپس میں موجود طلباء اس سے ناخوش تھے۔ انہوں نے اس کے خلاف بدنیتی پر مبنی مہم چلائی اور اس کے خلاف افواہیں پھیلائیں کہ اس نے توہین مذہب پر مبنی مواد آن لائن شئیر کیا ہے۔ وہ جعلی خبر اتنی تیزی سے پھیلی کہ بد قسمتی سے اسی دن طلباء کے گروہ نے ان کے ہاسٹل جا کر ان پر حملہ کیا اور اسے اتنا مارا کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔ مشال خان کی کہانی دل دہلا دینے والی کہانی ہے کیونکہ جعلی خبروں نے ایک غیر معمولی طالبعلم کی چند لمحوں میں جان لے لی۔

بی بی سی نیوز کی دستاویزی فلم، مرڈر آن کیمپس: "سٹوری آف مشال خان" میں مشال خان کے ایک دوست نے ان کے بے رحمانہ قتل کی منظر کشی کی کہ کس طرح ہجوم اکٹھا ہوا اور انہوں نے دوسروں کو بھی اس میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔

اسی طرح مشال خان کے والد نے بھی بتایا کہ کس طرح ان کا بیٹا بے قصور تھا اور اسے یونیورسٹی انتظامیہ کی نااہلیوں کو اجاگر کرنے کے جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا۔ مردان میں موجود عبدلوالی خان یونیورسٹی کے 23 سالہ طالبعلم مشال خان کو 2017 میں توہین مذہب کے جھوٹے الزام میں مار کر قتل کر دیا تھا۔

ڈان رپورٹ کی مطابق، 1947 سے لیکر اب تک 1،415 توہین مذہب کے الزامات اور مقدمات میں 89 لوگوں کو قتل کیا گیا ہے۔ مشال کی کہانی صرف ایک کہانی نہیں ہے۔ فلبرائیٹ سکالرشپ کے سابق طالبعلم اور یونیورسٹی کے لکچرار، جنید حفیظ پر بھی توہین مذہب کا الزام لگایا گیا تھا۔ ان کا مقدمہ لڑنے والے ابتدائی وکیل راشد رحمان کو 2014 میں قتل کر دیا گیا تھا۔ جنید حفیظ نے امریکن یونیورسٹی سے ماسٹر کی ڈگری حاصل کی تھی اور پاکستان کی بہتری کے لئے خدمات سرانجام دینے پاکستان آئے تھے۔ تاہم وہ 2013 میں گرفتار ہوگئے اور پھر انہیں قتل کر دیا گیا۔

اسی طرح پاکستان کے ایک نامور سیاستدان، سلمان تاثیر کو ان کے سیکورٹی گارڈ نے ایک مسیحی خاتون کو سپورٹ کرنے کے جرم میں جس کو ان کے ہمسایے کی طرف سے توہین مذہب کے الزامات کا سامنا تھا، قتل کر دیا تھا۔ توہین مذہب کے الزام میں بہت سارے لوگوں نے اپنی زندگیاں گنواں دیں۔ عام طور پر توہین مذہب کے الزامات میں اپنا مقدمہ جیتنا بڑا مشکل ہوتا ہے کیونکہ مقدمے کا وکیل یا تو قتل کر دیا جاتا ہے یا پھر اغواء کر دیا جاتا ہے۔ توہین رسالت کے قوانین ہندوستان کے برطانوی حکمرانوں نے 1980 میں بنائے تھے اور پھر 1927 میں ان کو توسیع دی گئی تھی۔ پاکستان نے تب سے یہ فرسودہ قوانین اپنائے ہوئے ہیں جو کہ اتنے سخت ہیں کہ جن کی بنیاد پر مذہب کی مبینہ طور پر توہین کرنے والے کو موت کی سزا ہو جاتی ہے۔

بد قسمتی سے بہت سے لوگوں پر توہین مذہب کے غلط الزامات لگائے گئے اور پھر انہیں قتل کر دیا گیا۔ جیسا کہ ایک سری لنکن شہری پریانتھا دیاوادانگے پر بھی توہین مذہب کا جھوٹا الزام لگا کر فیکٹری کے باہر ایک ہجوم نے قتل کر دیا تھا۔ اس طرح کے واقعات جعلی خبروں اور غلط معلومات کی سنگینی کو ظاہر کرتے ہیں جو صرف خبروں کی صداقت یا غیر معتبر ذرائع تک محدود نہیں ہیں۔ لہذہ جعلی خبروں اور غلط معلومات سے لوگوں کی زندگیوں کو براہ راست خطرات لاحق ہیں۔ پاکستان جیسے ممالک میں جہاں آزادی اظہار رائے پر قوانین پر نہ صرف عمل نہیں کیا جاتا بلکہ آزادی اظہار رائے کو مختلف طریقوں سے کنٹرول بھی کیا جاتا ہے۔

احمدی کمیونٹی پر ہر آئے روز حملوں سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں جعلی خبریں اور غلط معلومات کا پھیلاؤ خطرناک ہوتا جا رہا ہے۔ اس وقت بہت سے احمدی برادری کے لوگ جلاوطن ہیں اور پاکستان میں ظلم و ستم کی وجہ سے دیگر ممالک میں سیاسی پناہ لینے پر مجبور ہیں۔

جعلی خبروں، غلط اور جھوٹی معلومات سے کیسے نمٹا جائے؟

جعلی خبروں، غلط اور جھوٹی معلومات سے نمٹنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں۔

معلومات کے ذرائع کی تصدیق کرنا:

سوشل میڈیا کی وجہ سے خبریں سیکنڈز کے دورانیے میں پھیل جاتی ہیں۔ اس لئے مواد کو شئیر کرنے، پوسٹ کرنے یا دوسروں کو بھیجنے سے پہلے یہ چیک کریں کہ آپ کے پاس یہ معلومات کہاں سے آئیں اور کس طرح سے ان کو تحریر کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ معلومات کے ذرائع، حقائق اور اس کے درست ہونے کو چیک کریں۔

معلومات کے معاشرے پر اثرات کو چیک کرنا:

یہ ضروری ہے کہ پھیلنے والی غلط معلومات کے معاشرے پر اثرات کو چیک کیا جائے۔ یہ بھی دیکھا جائے کیا خبر کسی فرد، برادری یا اقلیتی گروہ پر منفی اثرات مرتب تو نہیں کر رہی؟۔ ذمہ دار شہریوں کے طور پر ہمیں معلومات شئیر کرنے سے پہلے اس کے پس منظر اور بنیادی اصولوں کو ضرور مد نظر رکھنا چاہیے جو ہمیں معلومات کو دوسروں تک شئیر کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگر معلومات احساس نوعیت کی ہے اور کسی نسلی یا اقلیتی گروہ پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہے تو ایسی معلومات شئیر کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

معلومات شئیر کرنے کے پیچھے مقاصد کا جاننا:

سوشل میڈیا پر چلنے والی غلط معلومات کے پیچھے خاص سیاسی یا سیاستدانوں سے متعلق مخصوص مقاصد ہو سکتے ہیں۔ وائرل پوسٹیں سیاسی مقاصد کی پوائینٹ اسکورنگ کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ باخبر سوشل میڈیا صارف ہمیشہ خبر کے پیچھے چھپے مقاصد کو جانچنے کو ترجیح دیتا ہے۔

معلومات میں دھوکہ دہی کو چیک کرنا:

سنسنی خیز اور استعال انگیز خبریں آگے شئیر کرنے سے اجتناب کریں۔ ایک ایسے وقت میں جب سوشل میڈیا معلومات شئیر کرنے کے لئے انتہائی متحرک، فعال اور کلیدی کردار ادا کر رہا ہے تو یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ اس کے معاشرے پر منفی اثرات کیا مرتب ہو سکتے ہیں۔

یہ انفرادی طور پر یا کسی اقلیتی گروہ پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ ہمیں بحیثیت سوشل میڈیا صارفین مختلف معلومات، پوسٹیں یا آراء شئیر کرتے وقت احتیاط کرنی چاہیے۔ اختلاف رائے رکھنا ہر کسی کا حق ہے یہ کوئی جرم نہیں ہے۔ لہذہ ہر شہری کو اتنی گنجائش ضروری دی جانی چاہیے وہ کسی بھی نسل، جنس یا مذہب سے تعلق رکھتا ہے، آزادی سے اپنی اظہار رائے کر سکے۔ ہمیں یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ صرف تکثیری معاشرے ہی ترقی کرتے ہیں اور ہر ایک کے وجود کو تسلیم کرنا اور رواداری قائم کرنے سے معاشرے کو محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔

آگے کیسے بڑھا جا سکتا ہے؟

حکومتوں اور اداروں کو جعلی خبروں، غلط اور جھوٹی معلومات کے معاشرے پر تباکن اور منفی اثرات سے نمٹنے کے لئے کچھ ٹھوس اقدامات اٹھانے چاہیے اور اس ضمن میں بنائی گئی پالیسیوں پر عمل درآمد کرنا چاہیے۔ سوشل میڈیا پر چلنے والے مواد کو حکومتی بنائی گئی گائیڈ لائنز پر سختی سے عمل کروانا چاہیے۔ پاکستان میں سنجیدہ عدالتی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ کسی کو بھی جعلی خبروں یا افواہوں کی بنیاد پر موت کی سزا نہیں دی جانی چاہیے۔

معصوم زندگیوں کو بچانے کے لئے توہین مذہب کے الزامات کی مناسب طریقے سے تحقیقات کی جانی چاہیے اور ایک تصدیقی عمل سے گزارا جانا چاہیے۔ مزید برآں یہ انتہائی ضروری ہے کہ توہین رسالت کے قانون میں بین الاقوامی اسلامی اسکالرز کے ذریعے ترمیم کی جانی چاہیے۔ آئین پاکستان ہر ایک اپنی زندگیوں کو جینے کی اجازت دیتا ہے اور اگر کوئی جتھا یا گروہ محض الزامات کی بنیاد پر کسی کی جان لیتا ہے تو اسے قانون کیمطابق سخت سے سخت سزا دی جانی چاہیے۔

ہمارے نصاب اور تعلیمی نظام میں دنیا بھر میں موجود مختلف مذاہب، اصولوں اور قوانین کے بارے میں اپنے طلباء کو پڑھایا جانا چاہیے۔ والدین، اساتذہ کرام اور انفرادی طور پر لوگوں کو بھی اس مسلے سے نمٹنے کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہمارے معاشرے کو تکثیری نوعیت کا ہونا چاہیے اور ہمارے تعلیمی اداروں کو جدید اور بین الاقوامی طرز کے تحقیقاتی مراکز قائم کرنے چاہیے کیونکہ جدید تحقیق ہی ہمیں فرسودہ طریقوں اور فکری سوچ میں تبدیلی لا سکتی ہے۔

Picture courtesy: Pexels

سیکشن-۴

جعلی خبروں کو روکنے کے طریقے:

جعلی خبروں اور غلط معلومات سے نمٹنے کے لئے مندرجہ ذیل موثر اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں۔

۰۱ بنیادی معلومات کا جاننا:

ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ یہ ضرور جانیں کہ جعلی خبریں کیا ہیں، یہ کیسے پھیلتی ہیں اور ان کے معاشرے اور انفرادی طور پر لوگوں پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں؟

۰۲ ذرائع کا جاننا:

خبروں کو دوسروں کیساتھ شئیر کرنے سے پہلے اس کے ذرائع کی تصدیق کریں۔ یہ چیک کریں کہ ذریعہ نامور اور قابل اعتماد ہے اور درست معلومات شئیر کرنے کا ریکارڈ رکھتا ہے۔

۰۳ کہانی سے ہٹ کر پڑھیں:

کسی بھی کہانی کو دوسروں کیساتھ شئیر کرنے سے پہلے اس کے درست ہونے کی دیگر ذرائع سے تصدیق کریں کہ کیا یہ نامور میڈیا کے ادارے سے شئیر کی گئی ہے؟ اگر کہانی اشتعال انگیز یا سنسنی خیز مواد رکھتی ہے تو اس کی تصدیق کے لئے مزید تحقیق کریں۔

۰۴ معلومات بغیر تصدیق کے شئیر نہ کریں:

کہانی کی درستگی اور تصدیق کئے بغیر اسے شئیر مت کریں۔ جعلی خبریں شئیر کرنے سے انفرادی طور پر اور معاشرے پر اس کے منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

۰۵ فیکٹ چیکنگ ٹولز کا استعمال کرنا

خبروں اور کہانیوں کی تصدیق کے لئے فیکٹ چیکنگ ٹولز کا استعمال کریں۔

۰۶ جعلی خبروں کو رپورٹ کریں:

سوشل میڈیا، ویب سائٹس اور اخباروں میں موجود جعلی خبروں کو رپورٹ کریں۔ سوشل میڈیا چینلز جعلی خبروں کو شئیر کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اب سوشل میڈیا پر جعلی خبروں کو روکنے کے حوالے سے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

۰۷ تنقیدی سوچ کو فروغ دینا:

دوستوں اور خاندان کے افراد میں تنقیدی سوچ اور خبروں کو شئیر کرنے سے پہلے تصدیق کرنے کو فروغ دیں۔ مندرجہ بالا تمام اقدامات اٹھا کر انفرادی طور پر لوگ جعلی خبروں کی روک تھام میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں اور دوسروں تک درست معلومات شئیر کرنے قابل ہو سکتے ہیں۔